اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

یوم یک شنبہ

جلد ۲۸ | ۲۸ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۵۹ھ | ۲۸ جولائی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۷۰

خلافت لائبریری
بجانب محمد داؤد ظاہر

فرانس کی شکست کے اسباب اور اہل بصیرت کے لئے سبق

اب تو نرمی کے گئے دن اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

جنگ۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بہت بڑی تباہی اور ہولناک بربادی ہے۔ اور نسلِ انسانی کا اس قدر ضیاع اور اس کے خون کی اتنی ارزانی کو دیکھ کر دل دہل جاتا اور بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور سطحی نظر والا خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ انسان کے پیدا کرنے والے رحیم و کریم خدا نے اپنی مخلوق کی اتنی تباہی کو کیونکر گوارا کر لیا۔ اور کیوں اس کے جاری رہنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ لیکن حقیقتاً یہ تباہی و بربادی بھی مصلحت سے خالی نہیں۔ اس میں بڑے بڑے بصائر اور عبرت کے سامان ہیں۔ آج بنی نوع انسان اپنے پیدا کرنے والے سے جس قدر غافل ہے۔ اور روحانیت سے جو بُعد پیدا ہو چکا ہے اسے جانے دیجئے۔ خود انسانی تمدن و معاشرت کا ڈھانچہ ایسے رنگ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اور وہ اقوام جو اقوامِ عالم کی راہنما سمجھی جاتی ہیں۔ اور جن کے پیچھے دوسری قومیں چلتی ہیں۔ انہوں نے زندگی کی شاہراہ پر ایسی روش اختیار کر لی ہے۔ کہ اگر اسے جاری رہنے دیا جائے۔ تو یقیناً نسل انسانی کے کلی خاتمہ پر منتج ہو کر رہے گی۔ خلاقِ عالم نے انسانی نسل کی افزائش و ازدیاد کا حکم دیا ہے۔ اور تاہل کو بقائے عالم اور اجرائے نسل انسانی کا ظاہری واسطہ مقرر کیا ہے۔ لیکن دنیا کی راہبری کا دم بھرنے والی بعض اقوام نے اس پاکیزہ مقصد کو نظر انداز کر کے ازدواجی تعلقات کو محض ہوس رانی اور جذباتِ حیوانیہ کی تسکین تک محدود کر دیا۔ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی قومی تعمیر کی ذمہ داریوں کو عیش و عشرت پر قربان کر دیا۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی دیگر اقوام کے فرض ناشناس لوگوں میں بھی تن آسانی کے ایسے جذبات پیدا ہونے لگے۔ کہ اگر انہیں جاری رہنے دیا جائے تو دنیا کا خاتمہ بہت جلد ہو جائے۔

پس قدرتِ خداوندی نے اس روش کی ہلاکت آفرینی کی وضاحت اس کے اختیار کرنے والوں پر ضروری سمجھی اور ان کو بتانا چاہا۔ کہ دنیا میں زندہ رہنے کے یہ ڈھنگ اور طور نہیں۔ سلامتی اور باعزت زندگی کا رستہ وہی ہے۔ جو ہم نے بتایا۔ اس کی بجائے دوسرا رستہ اختیار کرنے کا انجام نہایت تلخ اور رنجدہ ہے۔ موجودہ جنگ کے بے شمار دیگر بواعث میں ایک اہم باعث یہ بھی ہے۔

فرانس کی شکست اور ایسی ذلت آفرین شکست پر دنیا انگشت بدنداں ہے۔ اور حیران ہے۔ کہ ایسا کیوں ہوا۔ فرانس ایسی زبردست طاقت نے اس قدر جلد ہتھیار کیوں ڈال دیئے۔ اس کی فوج لگ بھگ تیس لاکھ کے تھی فرانسیسی سپاہی اپنی شجاعت اور بسالت کے لحاظ سے ممتاز سمجھے جاتے تھے۔ آبادی چار کروڑ ہے۔ نو آبادیوں کا رقبہ ۴۶۱۷۵۷۹ مربع اور نو آبادیاتی آبادی ۶۴۹۱۶۹۷۵ ہے۔ گویا فرانسیسی مقبوضات کی مجموعی آبادی گیارہ کروڑ کے قریب ہے۔ لیکن اس قدر وسیع ذرائع کا مالک ملک اور برطانیہ ایسے طاقتور دوست کی امداد کے باوجود دو ہفتہ بھی ہٹلر کے طوفانی دستوں کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ یہ ایک راز تھا۔ جس پر سے مارشل پیتاں نے پردہ اٹھایا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ ہماری شکست کی وجوہ تین ہیں۔ کم بچے۔ کم ہتھیار۔ اور کم دوست۔ جہاں تک دوستوں کا تعلق ہے۔ برطانیہ سے بڑھ کر اور کون دوست اسے مل سکتا تھا۔ اس لئے دوستوں کی کمی اس کے گرنے کا کوئی اہم سبب نہیں سمجھی جا سکتی۔ سب سے بڑی وجہ "کم بچے" ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ فرانس کی آبادی کی ترقی بالکل رک گئی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس ملک کے پاس سپاہیوں کی کمی ہو۔ اسکے ذرائع خواہ کتنے ہی وسیع ہوں۔ سامان کتنا ہی زیادہ ہو۔ وہ بہر حال شکست کھائے گا۔ ۱۳۱ سال سے فرانس کی آبادی کی اتنی دھیمی رفتار ہے کہ ۱۹۳۱ء میں اس کی آبادی ۴۱۸۳۴۹۲۳ تھی۔ اور ۱۹۳۶ء میں ۴۱۹۰۵۹۰۸۔ گویا پانچ سال کے طویل عرصہ میں اس قدر وسیع ملک کی آبادی میں صرف ایک لاکھ کا اضافہ ہوا۔ اس کی وجہ مارشل پیتاں نے یہ بیان کی ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ "فرانس کے لوگ عیش پرست ہو گئے ہیں۔ فرانسیسی عورتیں عام طور پر مائیں بننا نہیں چاہتیں۔ اور فرانسیسی مرد زیادہ اولاد کی مصیبت سہیڑنا پسند نہیں کرتے ان کے لئے زندگی فرض نہیں رہی۔ بلکہ عیش و عشرت کی چیز بن گئی ہے۔"

(بحوالہ پرتاپ ۲۷ جولائی)

اور ظاہر ہے۔ کہ جب انسان عیش و عشرت میں پڑ جائے۔ تو اس کا کیرکٹر کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر عارضی لذات سے اوپر نہیں جا سکتی۔ وہ کسی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ خواہ سارا جہان تباہ ہو جائے۔ میری عشرت میں فرق نہ آئے۔ فرانس کی عورتوں نے مبتلائے عیش و عشرت ہو کر اپنے اس مقام کو چھوڑ دیا۔ جو قدرت نے اُن کے لئے تجویز کیا تھا۔ اور اس مقصد کو بالکل نظر انداز کر دیا جس کے لئے وہ پیدا کی گئی تھیں۔ ان کو یہ قطعاً یاد نہ رہا۔ کہ ان کے کندھوں پر خالق ارض و سما نے کچھ ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ جن کو بااحسن وجوہ سرانجام دے کر ہی وہ اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں۔ انہوں نے اپنی پیدائش کی غرض کو لذات دنیوی یا زیادہ سے زیادہ ان کے لئے سامان ضروریہ مہیا کرنے تک محدود کر دیا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس قوم میں اس قدر فتور آ چکا ہو۔ جو قیام و بقا کے رستہ سے اس قدر دور جا چکی ہو۔ اس کے باعزت زندہ رہنے کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی۔

اس کے بالمقابل جرمنی کی حالت دیکھئے۔ ہٹلر کے برسر اقتدار آنے سے قبل وہاں بھی کم و بیش یہی حالت تھی۔ وہاں بھی عورتوں نے یہی طور طریقے اختیار کر رکھے تھے۔ مگر اس نے اپنے ہاتھ میں طاقت آتے ہی حکم دے دیا۔ بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا پہلا حکم ہی یہ تھا۔ کہ کوئی عورت کسی جگہ ملازمت نہیں کر سکتی۔ چنانچہ سب کارخانوں اور دکانوں سے ان کو موقوف کر دیا گیا۔ اس نے ان سے کہا کہ تمہاری جگہ تمہارا گھر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عورتوں کی غلط روی کا ازالہ ہو گیا۔ اور وہ پھر گھر کی چار دیواری میں پہونچکر اپنے فرائض اور ذمہ واریوں کا احساس کرنے لگ گئیں نیز مردوں اور عورتوں کے باہم آزادانہ اختلاط کے مواقع میں کمی ہونے کے نتیجہ میں اخلاقی تنزل میں بھی کمی آ گئی اور چونکہ عیش و عشرت کے مواقع میں کمی آ گئی تمدن میں بھی سادگی کا رنگ آنے لگا۔ چنانچہ معاصر "پرتاپ" ۲۷ جولائی نے اس صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "جہاں فرانس فیشن اور عیاشی کا مرکز ہے۔ وہاں جرمنی سادگی کا۔ جہاں فرانس میں مصنوعی طریقوں سے بچے پیدا ہونے سے روکے جاتے ہیں۔ وہاں جرمنی میں زیادہ بچے پیدا کرنے کے لئے انعام دیئے جاتے ہیں۔"

اور پھر اپنے ہم وطنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کیا خوب لکھا ہے۔ کہ

"فرانس کو شکست کیوں ہوئی۔ اس کی طرف میں اپنے ہم وطنوں کا دھیان دلانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ یہاں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو برتھ کنٹرول کے زبردست حامی ہیں۔ اور جو مصنوعی طریقوں سے پیدائش کو روکتے ہیں۔ مغرب کی خوبیاں تو ہم نے گرہن نہیں کیں۔ لیکن اس کے عیب ہم لے رہے ہیں۔ ہماری زندگی بھی عیش پسندانہ ہو رہی ہے۔ ہمارا کیرکٹر کمزور ہو رہا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہماری مزاحمت کی طاقت کم ہو رہی ہے۔ ہم اس قربانی کے قابل نہیں۔ جس کی کہ دوسری قومیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری غلامی ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ فرانس کے انجام سے سبق لیں۔ اور ان غلطیوں سے بچیں جو اسے لے ڈوبی ہیں۔"

ان حالات کو پڑھنے کے بعد ہر احمدی سمجھ سکتا ہے۔ کہ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی کے اختیار کرنے کا جو حکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دے رکھا ہے۔ وہ کس قدر اہم ہے۔ اور قومی ترقی کے لئے کس قدر ضروری۔ اس کے علاوہ یہ حالات ہمارے لئے بہت حد تک ایمان افروز اور امید افزا بھی ہیں۔ کیونکہ ان سے یہ نظر آ رہا ہے۔ کہ دنیا اسلام کا پیشکردہ تمدن اختیار کرنے پر مجبور ہو رہی ہے اور قدرت ایسے حالات پیدا کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ کہ لوگ ہر طرف سے مار کھا کھا کر اُس "حصارِ عافیت" کی طرف آئیں۔ جو اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تعمیر کیا ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ناحال نقاہت بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے باوجود نقاہت آج خطبہ جمعہ پڑھا جس میں مرکزی جماعت کے ہر بچہ سے لے کر بوڑھے تک کے لئے لازمی قرار دے دیا۔ کہ خدمت دین کے لئے ایک خاص تنظیم میں داخل ہو۔ یعنی آٹھ سال سے لے کر پندرہ سال تک کی عمر کے بچے مجلس اطفال احمدیہ میں اپنے نام لکھائیں۔ ۱۶ سال سے ۴۰ سال تک کے مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہوں۔ اور چالیس سال سے اوپر کے مجلس انصار اللہ میں شریک ہوں مجلس انصار اللہ کا پریذیڈنٹ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا اور مختلف حلقوں کے لئے سیکرٹری جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ جناب مولوی فرزند علی صاحب۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نامزد فرمائے۔ اور اختیار دیا۔ کہ حسب ضرورت یہ اور سیکرٹری یا اپنے نائب مقرر کر سکتے ہیں۔ نیز ارشاد فرمایا کہ پندرہ دن تک ہر شخص اپنا نام اس مجلس میں درج کرا دے جس میں عمر کے لحاظ سے داخل ہو سکتا ہے۔ ورنہ جو شخص داخل نہیں ہوگا۔ اس کے متعلق مناسب کارروائی کی جائے گی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

حضرت پیر محمد اسحاق صاحب کی بیماری میں تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں۔

آج خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بطور صدقہ تیس روپے کا ایک جانور ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ مجاہدین تحریک جدید کی طرف سے ساٹھ کے قریب غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ حلقہ مسجد مبارک نے دو بکرے ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا۔ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلایا۔ اور چار من آٹا غرباء میں تقسیم کیا۔ محلہ دارالبرکات کی طرف سے چھ بکرے ذبح کر کے ان کا گوشت اور چار من آٹا مساکین۔ یتامیٰ اور بیواؤں میں تقسیم کیا گیا۔ مختلف محلوں کے بعض احباب نے اپنے طور پر بھی بطور صدقہ بکرے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے۔

ریویو

مولوی محمد علی صاحب کی جنگ مسیح موعود سے

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے اس نام سے درسی سائز کے ۱۰ صفحات پر مشتمل ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں اہم اختلافی مسائل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور مولوی محمد علی صاحب کے حوالے بغیر کسی استدلال اور رائے زنی کے ایسی ترتیب سے مدرج کئے ہیں۔ جن کو پڑھنے والا خود بخود صحیح نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے۔ رسالہ نہایت دلچسپ اور مؤثر ہے۔ اور غیر مبایعین میں اس کی اشاعت نہایت مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ آنہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ متعدد کاپیاں منگا کر غیر مبایعین میں تقسیم کریں۔ تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کس قدر دور جا چکے ہیں۔ اور ان کا ساتھ دینا دینی لحاظ سے کتنا نقصان رساں ہے۔ ملنے کا پتہ۔ قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر

خدا کس فریق کے ساتھ ہے؟

غیر مبائعین کے لئے ایک غور طلب امر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

کجاست ملہم صادق کہ تا حقیقتِ ما
بروعیاں ہمہ از پردۂ خفا باشد

کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی مخالفت میں ایک طوفان برپا ہوا۔ اور بڑے بڑے عالم وفاضل جو علوم ظاہری میں ہر طرح کا کمال رکھتے تھے۔ میدانِ مباحثہ و مجادلہ میں اُترے۔ تو علاوہ اس نور اور قوتِ قدسی کے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر وتقریر کو بخشا گیا تھا۔ اللہ تعالےٰ کی نصرت اس رنگ میں بھی نازل ہوئی۔ کہ ہزارہا لوگوں پر آپؑ کی صداقت خوابوں اور کشوف والہامات کے ذریعہ ظاہر کی گئی۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کی سچائی کے گواہ بن کر کھڑے ہوگئے۔ اور اس طرح آسمانی شہادات نے یہ امر بالکل واضح کردیا کہ خدا کس فریق کے ساتھ ہے۔ اور کونسا فریق خدا تعالےٰ کی نصرت۔ اور اس کے حضور قبولیت سے محروم ہے کیونکہ اگرچہ ایک حقیقت بین۔ اور صاحبِ بصرت انسان کے لئے دلائل کی بحث میں سے بھی سچائی کو شناخت کرلینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"اکثر مباحثات کا میدان وسیع ہوتا ہے۔ اور دلائل عقلیہ اکثر نظری ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک نادان اور موٹی عقل والے کا کام نہیں۔ کہ وہ عقلی اور نقلی دلائل کو سمجھ سکے" (تریاق القلوب صفحہ ۳۹)

اس لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ سہولت اپنے بندوں کے لئے پیدا کی جاتی ہے۔ کہ وہ مختلف مقامات میں رہنے والے لوگوں کو مختلف پیرایوں میں بذریعہ خواب یا کشف والہام صادق کی سچائی سے خود اطلاع دیتا ہے اور حق کو شناخت کرلینا بے حد آسان کردیتا ہے۔ یہ گویا ایک الٰہی سنت ہے۔ کہ مذہبی اختلاف کے وقت حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے اس کی رحمت سچے کی تائید میں رویا اور الہام کے رنگ میں بھی نازل ہوتی ہے۔ اور اس سے کوئی غیر مبائع انکار نہیں کرسکتا۔

حال ہی میں مرکز سلسلۂ احمدیہ قادیان سے ایک کتاب "بشاراتِ رحمانیہ" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ایک حد تک ایسے رویا وکشوف اور الہامات کو جمع کردیا گیا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نیک لوگوں کو ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے مؤکد بعذاب غلیظ قسمیں کھا کر ان کو بیان کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود بارہا اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود میں لوگوں کو دکھایا گیا۔ اور اس طرح ایسے ایسے لوگوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ جنہوں نے کبھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یا قادیان کا نام بھی نہ سُنا تھا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا زمانہ آیا۔ تو آپؓ کو بھی اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حلیہ میں خوابوں اور کشوف میں لوگوں پر ظاہر کیا۔ اور وہ ان آسمانی شہادات کی بنا پر احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپؓ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا دورِ خلافت شروع ہوا۔ تو یہ سلسلہ رویا وکشوف کا آپ کے متعلق بھی اسی طرح جاری رہا۔ اور جاری ہے۔ بلکہ آپ کے متعلق تو یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ نے اتنا وسیع کردیا۔ کہ آپ کی خلافت سے بھی بہت پہلے ایسے خواب اور کشف دکھائے گئے۔ جن میں آپ کا بلند مقام ظاہر کیا گیا۔

کثرت سے ایسی شہادات ملتی ہیں کہ آپ کو اصحابِ الہام وکشف۔ اور متلاشیانِ صداقت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حلیہ میں دیکھا۔ اس قسم کے تمام واقعات تفصیل سے جاننے کے لئے کتاب بشاراتِ رحمانیہ کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ غیر مسلموں تک کو آپ کی جناب الٰہی میں قبولیت کے متعلق روشن نظارے دکھائے گئے ہیں۔

اب غیر مبائعین اصحاب سوچیں کہ کیا وہ خواب اور کشوف جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لوگوں کو دکھائے گئے۔ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام مخالفین کے باطل پر ہونے کی دلیل ہیں۔ یا نہیں؟ اگر یقیناً ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اسی قسم کے رویا وکشوف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلیفۂ برحق ہونے اور آپ کے مخالفوں کے باطل پر ہونے کی دلیل نہ ہوں۔ کیا کبھی ایسا ہوا ہے۔ کہ جس طرح مختلف بزرگوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حلیوں میں دیکھا۔ اور اسلام کی صحیح اور سچی تعلیم کی ترقی اور غلبہ کو آپ ہی کے وجود سے وابستہ بتایا گیا۔ ایسا ہی کبھی کسی نے مولوی محمد علی صاحب کو دیکھا ہو۔ اگر نہیں۔ تو کیا اس فرق کے اندر ایک حقیقت بین آنکھ کے لئے صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے یا نہیں۔ اور صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ خدا کس فریق کے ساتھ ہے۔ سوچنے والی بات ہے۔ کہ اگر وہی تشریحات اور تاویلات جو غیر مبائع اکابرین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات اور ارشادات کی کرتے ہیں۔ درست ہیں۔ تو یہ کیا ماجرا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی تائید ونصرت کے آثار وانوار بجائے ان کے بعینہٖ اسی رنگ میں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ جس رنگ میں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے۔ فتدبروا

خاکسار عبد السلام بھٹی۔ از نیروبی۔

تحریک جدید کے جلسے اور موعودہ چندہ کی ادائیگی

تحریک جدید کے سالانہ جلسوں کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرما چکے ہیں۔ کہ ۱۱ اگست کو منعقد کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے تمام مطالبات پیش کرکے ان پر عمل کرنے کی مزید تحریک کی جائے۔ تاکہ اگر اس بارے میں کسی میں سستی پیدا ہو چکی ہو۔ تو وہ دور ہو جائے۔ لیکن اس جلسہ سے قبل مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے علیٰحدہ علیحدہ جلسے بھی کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت پیش کی جائے۔ امید ہے۔ کہ تمام جماعتیں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مصروف ہوں گی۔ اور تحریک جدید کے موعود چندہ کی ادائیگی کے لئے خاص کوشش کر رہی ہونگی۔ وعدہ کرنے والے وہ اصحاب جو ابھی تک اپنا وعدہ پورا نہیں کرسکے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ ۱۱ اگست سے پہلے پہلے رقم ارسال کرکے ثواب عظیم حاصل کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشف والے نکاح کی تعبیر اور اس سے مصلح موعود کا تعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کے متعلق جس میں آپ کو ایک پارسا طبع زوج کی بشارت دی گئی۔ اور ساتھ ہی چار پھل دیئے گئے۔ اس سوال کا جواب دینا باقی رہ جاتا ہے۔ کہ یہ نکاح بظاہر کیوں وقوع میں نہ آیا۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ اللہ تعالے کے نزدیک یہ نکاح بظاہر وقوع میں آنے والا ہی نہ تھا۔ بلکہ نکاح پر مشتمل کشف تعبیر طلب تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب اللہ تعالے نے حضور کو اس نکاح کی بشارت دی۔ تو ساتھ ہی آپ کے دل میں آئندہ کسی نکاح کرنے کے متعلق تنفر و کراہت بھی پیدا کر دی۔ اور حضور کے دل میں ڈال دیا۔ کہ یہ کشوف والہامات معرض نہیں ہیں۔ تا آپ ظاہری طور پر نکاح کرنے سے مجتنب رہیں چنانچہ اس امر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۲۰ جون ۱۸۸۶ء والا دوسرا مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح الاول وضاحت سے روشنی ڈال رہا ہے۔ حضور اس خط میں تحریر فرماتے ہیں۔ "اصل حال اس عاجز کا یہ ہے۔ کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے۔ تب سے طبیعت خود متنفر اور متردد ہے۔ اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں۔ مگر بالطبع طبیعت کارہ (ناپسند کرتی ہے) ہر چند اول یہ چاہا۔ کہ یہ امر غیبی موقوف رہے۔ لیکن متواتر الہامات وکشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں۔ کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ بہر حال عاجز نے عہد کر لیا ہے۔ کہ کیسا ہی موقع پیش آوے جب تک اللہ تعالے کی طرف سے صریح حکم اس کے لئے مجبور نہ کیا جاؤں۔ تب تک کنارہ کش رہوں"

پس اگر اللہ تعالے کے نزدیک ظاہر طور پر اس نکاح کا وقوع میں لانا مقدر ہوتا۔ تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل بھی اسکے لئے کھول دیتا۔ اور صریح حکم بھی اس کے لئے نازل فرما دیتا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اس نکاح کے بارہ میں قبض پیدا ہو جانا۔ اور اس حد تک قبض پیدا ہونا کہ حضور نے صریح حکم کے ملنے تک اس سے کنارہ کش رہنے کا عہد کر لیا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ منشاء الٰہی اس نکاح سے کچھ اور تھا۔ اور یہ کہ نکاح کی بشارت درحقیقت تعبیر طلب تھی۔ اسی لئے بظاہر کوئی نکاح وقوع میں نہ آیا۔

آیئے اب دیکھیں کہ علم تعبیر الرویا کے لحاظ سے نکاح کی کیا تعبیر ہوتی ہے۔

(۱) امام ابن سیرین کی کتاب منتخب الکلام فی تعبیر الاحلام جلد ۲ مطبوعہ مصر کے صفحہ ۲۹۳ پر لکھا ہے۔ (نکاح) ھو فی المنام یدل علی المنصب الجلیل۔ کہ خواب میں نکاح بڑے منصب ملنے پر دلالت کرتا ہے۔

(۲) پھر تعطیر الانام مطبوعہ مصر جلد اول صفحہ ۳۲۹ پر باب النکاح کے ذیل میں لکھا ہے۔ ولو رای الرجل المتزوج انہ تزوج باخریٰ اصاب سلطاناً۔ کہ اگر کوئی شادی شدہ آدمی یہ دیکھے کہ اس نے اور نکاح کیا ہے۔ تو اس کی تعبیر یہ ہے۔ کہ وہ غلبہ پائے گا۔

(۳) پھر علم تعبیر کے لحاظ سے کسی مقدس انسان کا کسی عورت سے عالم کشف میں نکاح ہونا یا نکاح کی خبر ملنا یہ مفہوم بھی رکھتا ہے۔ کہ اب اس مقدس انسان کو ایک مقدس جماعت بھی دی جائے گی۔ چنانچہ اس امر پر بائبل کے وہ محاورات شاہد ہیں جن میں قوم و جماعت کو عورت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چنانچہ یسعیاہ نبی بنی اسمٰعیل کو خدا کی پیشگوئی سناتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اری اے بانجھ تو جو نہیں جنتی تھی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہ ہوئی تھی وجد کرکے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند خدا فرماتا ہے۔ کہ بے کس چھوڑی ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سے زیادہ ہے۔"

(یسعیاہ باب ۵۴)

اس حوالہ میں خصم والی عورت سے مراد قوم بنی اسرائیل ہے۔ اور بے کس چھوڑی ہوئی عورت قوم بنی اسمٰعیل کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انسان کامل کو اس قوم میں پیدا کرکے اسے سر بلند کر دیا۔

پس نکاح کی تعبیر علم الرویا کے لحاظ سے جماعت، منصب جلیل۔ اور غلبہ کا ملنا ہوتی ہے اور یہ تعبیر بعینہٖ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیش آمدہ حالات و واقعات کے مطابق ہے۔

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نکاح جدیدہ کے بارہ میں کشوف ۱۸۸۶ء میں دکھائے گئے۔ جبکہ ابھی اللہ تعالے نے آپکو کوئی جماعت نہ دی تھی۔ کیونکہ ابھی تک حضور کو خدا تعالے کی طرف سے بیعت لینے کا منصب عطا نہ ہوا تھا۔ لیکن دسمبر ۱۸۸۸ء میں اللہ تعالے نے آپ کو بیعت لینے اور جماعت قائم کرنے کا منصب عطا فرمایا۔ چنانچہ حضور نے مقامی تقریر بر وفات بشیر (سبز اشتہار) کے آخر میں ان الہامات کو شائع فرما دیا۔ جن کے ذریعہ اللہ تعالے نے آپکو یہ منصب عطا فرمایا۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ اللہ تعالے نے مجھے بیعت لینے یعنی جماعت بنانے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کے متعلق اپنا الہام فاذا عزمت فتوکل علی اللہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا شائع فرمایا۔ یعنی جب تو عزم کرے تو اللہ تعالے پر بھروسہ کر اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا کشتی کے متعلق حضور کو یہ تفہیم ہوئی۔ کہ اس سے مراد جماعت ہے۔ اس کے ساتھ ہی بیعت لینے کے متعلق حضور کو الہام ہوا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ کہ جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں۔ وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ہے پس جماعت تیار کرنے اور بیعت لینے کا منصب جلیل عطا کئے جانے کے ساتھ وہ نکاح والی پیشگوئی پوری ہوئی۔ کشوف میں پارسا طبع اہلیہ کے دکھائے جانے سے مراد پاک جماعت اور پاک منصب ملنے کی خبر تھی۔ اور چونکہ نکاح سے غلبہ بھی مراد ہوتا ہے۔ اس لئے اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کامیابی اور غلبہ پاکیزہ اور روحانی ذرائع سے جن میں سے آپکی اولاد بھی ہے وقوع میں آئیگا اور بار بار کشوف، اور الہامات کے ذریعہ سے پیش کرنا اس امر پر دال تھا۔ کہ یہ امر تقدیر مبرم ہے۔ کہ حضور کے ذریعہ ایک مقدس جماعت پیدا ہو۔ اور حضور کی اولاد حامی اسلام ہو کر اس غلبہ کا موجب ہو۔

نکاح کی تعبیر معلوم کر لینے کے بعد اب ایک اور سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ نکاح والے کشف میں حضور کو چار پھل کیوں دیئے گئے۔ اگر ان چار پھلوں سے مراد جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے چار لڑکے ہیں۔ تو اس نکاح سے ان پھلوں کا کیا تعلق۔

دراصل اس نکاح والے کشف میں نکاح کے ساتھ چار پھلوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا جانا عجیب اسرار کا حامل ہے۔ سِرّ اول تو اس میں یہ ہے اللہ تعالے نے اس نکاح والے کشف میں ان لڑکوں کو دکھلانے سے اپنی یہ مشیت ظاہر کرنا چاہتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں یہ چاروں لڑکے اس وقت پیدا ہوں گے جب حضور خدا تعالے کی طرف سے جماعت کی بنیاد رکھنے کا حکم اور بیعت لینے کا منصب جلیل پا لیں گے جس کے بعد آپ کے لئے وہ حقیقی غلبہ مقدر ہے جو اس منصب سے متعلق ہے۔ چنانچہ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو بیعت لینے کا منصب ملنے کا اعلان فرمایا ادھر سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ جو حضور کو کشف میں سبز رنگ کے بڑے پھل کی شکل میں دکھائے گئے تھے چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کشف کے مطابق نہ صرف عمر میں اپنے باقی بھائیوں سے بڑے ہیں بلکہ اپنے بھائیوں بلکہ تمام اہل دنیا میں مصلح موعود ہونے کی وجہ سے عدیم النظیر بھی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی پیدائش کے بعد پھر اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تین اور لڑکے عطا فرمائے جو زیر بحث کشف میں تین آم کے پھلوں کی شکل میں دکھائے گئے۔ پس ان چار پھلوں کا نکاح والے کشف میں دکھایا جانا اس امر پر دال تھا۔ کہ یہ اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں اس وقت پیدا ہوگی۔ جب حضور کو جماعت تیار کرنے اور بیعت لینے کا منصب خدا تعالے کی طرف سے عطا فرمایا جائیگا۔

مندرجہ بالا بیان سے صاحب بصیرت یہ بات بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بجائے چار پھلوں کے پانچ پھل دکھا کر بشیر اول مرحوم کو ان میں شامل نہ کیا گیا۔ حالانکہ یہ کشف ۱۸۸۶ء کا تھا۔ اور بشیر اول کی پیدائش سے پہلے کا تھا۔ بات یہ ہے چونکہ بشیر اول مرحوم نے نکاح والی پیشگوئی کے بلحاظ اپنی تعبیر کے ظہور میں آنے یعنی حضور کو جماعت بنانے اور بیعت لینے کا منصب جلیل ملنے سے پہلے ہی پیدا ہو کر اس سے پہلے ہی وفات پا جانا تھا۔ اس لئے اس کا اس نکاح والی

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

جہلم

دعا کے بعد مختلف وفود کی صورت میں دوست اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کرنے گئے۔ ایک وفد غیر مبائع دوستوں کے پاس بھی گیا۔ لیکن بابو عبد الحق صاحب اور ان کے ایک ساتھی نے نہایت غیر شریفانہ طور پر ہمارے بزرگان کی اور ہمارے وفد کی ہتک کی اور گالیاں دیں۔ پہلے ہمیں ان کے اس رویہ پر حیرت اور افسوس ہوا۔ حالانکہ ان کو بھی لاہور سے یہ حکم مل چکا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت قادیان کے ممبر جب تبلیغ کے لئے ان کے پاس آئیں تو وہ ٹھنڈے دل سے ان کی باتیں سنیں اور شرافت سے پیش آئیں۔ ایک موقعہ پر جب ہماری طرف سے مولوی محمد علی صاحب کا ایک حوالہ نبوت کے متعلق پیش کیا گیا۔ تو بابو عبد الحق صاحب نے ان کے متعلق بھی بہت بُرا رویہ اختیار کیا۔ یعنے تین دفعہ کہا کہ "کون ہوتا ہے محمد علی" ہم نے سمجھ لیا۔ کہ جب انکا اپنے لیڈر کے متعلق یہ حال ہے۔ تو دوسروں کو ان سے کسی اچھے سلوک کی کیا امید ہو سکتی ہے۔

خاکسار۔ چوہدری غلام حسین

چکوال

دوستوں نے انفرادی تبلیغ کی۔ اور قادیان سے ٹریکٹ منگوا کر ۲۰۰ کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ جن سے بہت موثر اور پر امن تبلیغ ہوئی۔

خاکسار۔ عطاء الرحمن سائنس ماسٹر

شملہ

دوستوں نے انفرادی تبلیغ کے ذریعہ کو سرگرمی سے سرانجام دیا۔ تعلیم یافتہ غیر احمدی طبقہ میں خوب لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جس کی وجہ سے شہر میں جستجو کی ایک رو چل گئی ہے۔ اور معقول پسند طبقہ ہمارے دلائل سے متاثر ہے۔ اللہ تعالےٰ اچھے نتائج پیدا کرے۔

خاکسار۔ فضل محمد خاں

لاہور

لاہور کی جماعت احمدیہ نے وفود کی صورت میں تمام حلقوں میں تبلیغ کی۔ خصوصاً غیر مبائعین کے گھر گھر دہ ممبروں کی تلاش کر کر کے ان سے ملے۔ دو دو اور تین تین گھنٹہ تک نبوت اور کفر و اسلام کے مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ کئی غیر مبائع دوست طیش میں آجاتے رہے۔ اور بعض نے نازیبا الفاظ بھی کہے۔ ۴۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے اور ۵۰۰ ٹریکٹ لاہور سے باہر غیر مبائعین دوستوں کو بذریعہ ڈاک بھیجنے کا انتظام کیا گیا۔

خاکسار۔ غلام مصطفےٰ سیکرٹری اصلاح و ارشاد

موضع چوچنا علاقہ بیٹ

مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ علاقہ بیٹ نے موضع چوچنا میں یوم التبلیغ منایا دو دفعہ بیس اور بیس افراد کے مجمع میں پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور ایک غیر احمدی ملاں کے سوالات کا مسکت جواب دیا جس سے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ باقی وقت انفرادی تبلیغ کی اور بیس کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔

موضع کوٹ میں چوہدری الٰہی بخش صاحب نے تبلیغ کی۔ ان کے ساتھ دو اور دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

کھیوہ باجوہ

جماعت کھیوہ کلاسوالہ نے وفود کی صورت میں دیہات میں زبانی تبلیغ کی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لوگوں نے توجہ سے تقریریں سنیں۔

خاکسار۔ محمد صادق

مونگ

دوستوں نے مونگ اور چار میل تک گردو نواح میں تبلیغ کی۔ ۱۴۰ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لوگوں نے خندہ پیشانی سے پیغام احمدیت کو سنا۔ اور بعض نے جلسہ سالانہ پر آنے کا وعدہ کیا۔

خاکسار۔ امام علی سیکرٹری تبلیغ

سمبڑیال

خاکسار اور مکرمی امام الدین صاحب یوم التبلیغ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے موضع چھنگی گئے۔ جو ہمارے کئی غیر احمدی رشتہ داروں کا گاؤں ہے۔ وہاں دن بھر سوال و جواب کے رنگ میں تبلیغ ہوتی رہی۔ اور خواندہ دوستوں کو ٹریکٹ بھی دئیے۔ وہ لوگ بہت مخالف ہیں۔ تاہم انہوں نے ہماری باتوں کو سنا۔

خاکسار۔ سراج الدین

چک ۱۱۶ ج تحصیل سرگودھا

احباب جماعت مختلف جہات میں تبلیغ کرتے رہے۔ مختلف مضامین کے ٹریکٹ پڑھ کر سنائے گئے۔ اور تقسیم بھی کئے گئے شام کو جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اختلافی مسائل کی وضاحت کی گئی۔

خاکسار۔ سید احمد علی سیکرٹری

دن کے وقت لجنہ اماء اللہ نے ایک تبلیغی جلسہ کیا۔ جس میں وفات مسیحؑ اور صداقت حضرت مسیح موعود کے مضامین پر چار تقاریر ہوئیں۔ عورتوں کے جلسہ میں کافی حاضری تھی۔

خاکسار۔ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

کرتارپور

ماسٹر محمد اقبال حسین صاحب نے اکیلے ہی اخلاص سے فریضہ یوم التبلیغ کو اس علاقہ میں ادا کیا۔ اور قادیان سے مبلغ دو روپے کے تبلیغی ٹریکٹ منگوائے اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور ان کی کوشش کو مثمر کرے۔

دھرم سالہ

مکرمی بابا محمد حسین صاحب۔ بھائی عبد الرحیم صاحب۔ اور خاکسار تبلیغ کے لئے گئے۔ دو غیر مبایع دوستوں کو نشر و اشاعت کے شائع کردہ ٹریکٹ پڑھ کر سنائے۔ کلمات صداقت سن کر ان سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور اخبار الفضل کبھی کبھی سنائے جانے کی انہوں نے درخواست کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو بیعت کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز غیر احمدی اصحاب میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔

خاکسار: محمد حسین ٹیلر ماسٹر۔

کڑیالہ لوالہ

اس گاؤں میں ہم صرف دو بھائی احمدی ہیں۔ ۱۹/۷/۴۰ کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ۷ بجے شام تک مختلف دیہات میں پیغام احمدیت پہنچاتے رہے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ سوائے ایک جگہ کے سب جگہ کے باقی سب مقامات پر دوستوں نے شریفانہ سلوک کیا۔ اور مزید واقفیت کے لئے احمدیہ لٹریچر پڑھنے کا وعدہ کیا۔

خاکسار: بدر الدین

کریام

جماعت کے احباب کو چار وفود میں تقسیم کیا گیا۔ جنہوں نے نو مختلف گاؤں میں تبلیغ کی۔ اور کل ۱۴۶ دوستوں تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور ۳۷ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ علاوہ ازیں کریام میں فرداً فرداً تبلیغ کی۔ ساٹھ افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ تیس کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس طرح کریام کی جماعت نے کل ۲۰۶ افراد کو ۱۰ گاؤں میں تبلیغ کی۔ اور ۶۷ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔

خاکسار: عبد الغنی خاں۔

چورہ (گجرات)

انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ غیر احمدی دوستوں نے سلسلہ کی باتوں کو توجہ سے سنا۔ اور بعض نے جلسہ سالانہ پر قادیان جانے کا وعدہ کیا۔ مساجد میں جا کر آئمہ مساجد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

خاکسار: عبد اللہ مدرس

کوٹ رحمت خاں

جماعت کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ کوٹ رحمت خاں میں تبلیغ کرتا رہا۔ اور دوسرا حصہ قریب کے گاؤں میں جہاں غیر احمدی دوستوں نے ایک جلسہ کیا تھا گئے جلسہ کے دوران میں غیر احمدی لیکچراروں نے احمدیت کے خلاف بہت کچھ کہا۔ اور جھوٹے الزام لگائے ہماری طرف سے جب جواب دینے کے لئے وقت مانگا گیا۔ تو وقت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ اور جلسہ برخواست کر دیا۔ ہم نے غیر احمدی دوستوں کو فرداً فرداً تبلیغ کی اور اعتراضات کے جواب دئیے۔ خاکسار۔ محمد ابراہیم عماد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل جنکی خدمت میں وی پی ارسال ہونگے

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۲۱ جولائی ۱۹۴۰ء سے ۲۰ اگست ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرما دیں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم ۱۰ اگست ۱۹۴۰ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔ پی روکنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ وی۔ پی وصول فرمانے کے لئے تیار ہیں۔ پھر اگر ان کی خدمت میں وی۔ پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں۔

بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔ پی روکنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔ پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر وہ تعاون نہ فرمائیں گے۔ تو دفتر کے روزمرہ کے اخراجات کہاں سے پورے ہوں گے۔ علی الخصوص اس زمانہ میں جب کہ کاغذ کی گرانی سے اخبار کی مشکلات سہ چند ہو گئی ہیں۔ خاکسار منیجر الفضل

۲۸۶۔ مولوی غلام علی صاحب
۳۶۲۔ بابو عبدالغفور صاحب
۷۹۳۔ مولوی عمرالدین صاحب
۹۲۷ بابو عبیداللہ صاحب
۹۶۹۔ خوشی محمد صاحب
۱۶۰۶۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۶۷۱۔ عبدالغفار صاحب
۱۷۰۹۔ ماسٹر بشیر عالم صاحب
۱۸۹۲۔ مولوی محمد حسین صاحب
۲۵۵۶۔ محمد یوسف صاحب
۲۷۴۰۔ چوہدری عطاء محمد صاحب
۲۸۶۳۔ سلطان سرخرو صاحب
۲۸۷۱۔ ملک صاحب خان صاحب نون
۳۱۵۸۔ عبدالمالک صاحب
۳۲۲۱ چوہدری غلام احمد صاحب
۳۶۸۳ چوہدری نعمت خان صاحب
۴۰۱۲ شیخ محمد کرم الہٰی صاحب
۴۰۷۴ محمد اقبال حسین صاحب
۴۱۳۳ سومیر خان صاحب
۴۱۴۶ محمد حسین صاحب
۴۲۴۳ منشی کریم بخش صاحب
۴۶۶۹ غلام رسول صاحب
۴۸۷۰۔ امام بخش صاحب
۵۳۳۰۔ چوہدری سردار خان صاحب
۵۳۸۸۔ محمد الدین صاحب
۵۴۶۸ ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۶۸۲ عبدالشکور صاحب
۵۸۳۴ ڈاکٹر اعظم علی صاحب
۶۰۴۱ محمد عبدالغفور خان صاحب
۶۳۰۱۔ شیخ حمید احمد صاحب
۶۴۸۲۔ سیٹھ محمد صدیق صاحب
۶۵۱۱۔ ایم غلام مصطفیٰ صاحب
۶۷۳۶ حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۹۵۔ غلام سرور خان صاحب
۶۸۸۱ ننھے خان صاحب
۷۲۵۳۔ بابو خورشید احمد صاحب
۷۲۹۶۔ آئی۔ ایم خان صاحب
۷۴۶۱۔ بابو عبدالغنی صاحب
۷۶۳۹۔ اسرار محمد ابرار محمد صاحب
۷۷۸۶۔ سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۸۴۰۔ پیر عبدالعلی صاحب
۷۹۱۷۔ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۲۰۔ مخدوم محمد افضل صاحب
۸۱۵۶۔ شیخ غلام رسول صاحب
۸۲۹۲۔ ملک فیروز الدین صاحب
۸۳۱۰۔ قاضی ظہور الدین صاحب
۸۳۲۷۔ حکیم میر سعادت علی خان صاحب
۸۳۳۹۔ ایم۔ کے یوسف حسن صاحب
۸۴۵۹۔ سید وزارت حسین صاحب
۸۵۰۹۔ محمد اکمل صاحب
۸۵۹۷۔ سید فرزند علی شاہ صاحب
۸۸۶۱۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۹۱۶۔ عین علی شاہ صاحب
۹۰۷۷۔ سید حسام الدین صاحب
۹۱۷۰۔ خادم علی صاحب
۹۲۴۰۔ سید ڈمان شاہ صاحب
۹۲۴۷۔ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۸۶۔ سید محمد حسین صاحب
۹۳۰۹۔ قمرالدین صاحب
۹۴۴۳ محمد صاحب حکیم صاحب
۹۰۲۰۔ محمد الدین صاحب
۹۸۷۴۔ عبداللہ صاحب
۹۸۸۷۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۹۹۰۲۔ شیخ قمرالدین صاحب
۱۰۰۱۳۔ مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۴۔ حبیب اللہ خان صاحب
۱۰۰۳۷۔ چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۲۔ شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۰۹۹۔ چوہدری سید علی صاحب
۱۰۱۰۷۔ بنجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۰۸۔ بابو سلیم اللہ صاحب
۱۰۱۱۴۔ عبدالحق عبدالحفیظ صاحب
۱۰۱۷۸۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۰۔ میاں نذیر احمد صاحب
۱۰۱۹۳۔ ڈاکٹر اے۔ اے بشیری
۱۰۲۰۶۔ چوہدری محمد سعید صاحب
۱۰۳۷۰۔ مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۶۔ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۳۹۷۔ ایم۔ اے فردوس صاحب
۱۰۴۰۰۔ چوہدری فضل الدین صاحب
۱۰۴۶۰۔ غلام جیلانی خان صاحب
۱۰۶۸۲۔ ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۸۰۳۔ چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴۔ سید فیاض حیدر صاحب
۱۰۸۰۷۔ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۲۳۔ بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۵۔ محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۹۴۳۔ بی۔ اے چغتائی
۱۱۰۵۵ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۱۲۷۲۔ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۳۰۱۔ جناب محمد حسین صاحب
۱۱۳۰۶۔ سیٹھ حاجی الیاس صاحب
۱۱۳۱۰۔ منشی محمد بخش صاحب
۱۱۴۳۴۔ جناب شیخ محمد صاحب شرما
۱۱۵۰۷۔ محمد سرور دانی صاحب
۱۱۵۱۲۔ سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۶۴۔ ایم محمد عثمان صاحب
۱۱۵۷۹۔ محمد بخش صاحب
۱۱۷۸۵۔ احمد علی صاحب
۱۱۸۰۶۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۶۷۔ میاں محمد یوسف صاحب
۱۲۰۱۱۔ چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۱۹۶۔ چوہدری علی اکبر صاحب
۱۲۲۳۲۔ احمد بیگ صاحب
۱۲۲۳۷۔ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۳۰۸۔ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۱۶۔ میاں عبدالعزیز صاحب
۱۲۴۵۴۔ ظہور احمد صاحب
۱۲۴۶۶۔ ڈاکٹر مدار بخش صاحب
۱۲۴۹۲۔ چوہدری نواب الدین صاحب
۱۲۵۵۹۔ خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۸۴۔ حکیم شاہ نواز صاحب
۱۲۶۰۴۔ چوہدری حمید اللہ خان صاحب
۱۲۷۲۶۔ شیخ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۵۹۔ چوہدری عبدالاحد صاحب
۱۲۷۸۱۔ خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۹۶۔ ملک محمد سعید صاحب
۱۲۸۰۷۔ بابو شمس الدین صاحب
۱۲۸۱۳۔ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب
۱۲۸۲۲۔ حافظ مبین الحق صاحب
۱۲۸۳۱۔ میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۴۔ عبدالرشید صاحب
۱۲۸۴۸۔ شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۰۔ شیخ مولا بخش صاحب
۱۲۸۵۴۔ بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۸۹۔ چوہدری چھجو خان صاحب
۱۲۸۹۴۔ مظفر حسن صاحب
۱۲۹۳۷۔ ڈاکٹر نواب احمد صاحب
۱۳۰۳۸۔ مولوی غلام رسول صاحب
۱۴۰۶۳۔ منشی اللہ داد خان صاحب
۱۴۰۸۶۔ محمد اسلم صاحب
۱۴۱۴۹۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
۱۴۱۷۹۔ محمود احمد ناصر صاحب
۱۴۱۸۶۔ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب
۱۴۱۸۸۔ ممتاز یار الدولہ صاحب
۱۴۱۹۵۔ میاں عبدالحی صاحب
۱۴۱۹۷۔ مولوی کرم الہٰی صاحب
۱۴۲۲۶۔ محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۵۲۔ ایم احمد صاحب
۱۴۳۰۶۔ چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۴۰۶۔ محمد عالم صاحب
۱۴۴۴۶۔ محمد ثناء اللہ خان صاحب
۱۴۴۵۸۔ سید عبدالغفار صاحب
۱۴۴۶۶۔ چوہدری غلام اللہ صاحب
۱۴۴۸۷۔ بشیر محمد صاحب
۱۴۴۹۱۔ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۰۳۔ شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۱۸۔ محمد اسلام صاحب
۱۴۵۵۱۔ مسٹر اشتیاق علی صاحب
۱۴۵۷۵۔ منشی فضل محمد خان صاحب
۱۴۵۷۸۔ چوہدری محمد انور حسین صاحب
۱۴۶۰۱۔ حکیم عبدالصمد صاحب
۱۴۶۲۵ نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷۔ عبدالسلام صاحب
۱۴۶۳۵۔ ڈاکٹر علم الدین صاحب
۱۴۶۶۵۔ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۴۶۶۶ چوہدری بشارت احمد صاحب
۱۴۶۷۰۔ سید احمد رضی اللہ صاحب
۱۴۶۹۹۔ قاضی اللہ بخش صاحب
۱۴۷۱۰۔ رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۳۶۔ غلام محمد صاحب
۱۴۷۴۵۔ میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۰۔ شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۶۴۔ غلام رسول صاحب
۱۴۷۸۰۔ شیخ عبدالرحیم صاحب
۱۴۷۸۱۔ ایم عطاء محمد صاحب
۱۴۷۸۶۔ حافظ نور الہٰی صاحب
۱۴۷۸۹۔ حسین محمد صاحب
۱۴۸۳۱۔ شیخ خادم حسین صاحب

دارالصناعت کے متعلق اعلان

کارخانہ فٹ ویر دارالصناعت میں محنتی اور تندرست لڑکوں کو کام اس شرط پر سکھایا جائے گا۔ کہ وہ کورس تین چار سال کا پورا کریں۔ مڈل پاس ہوں۔ انہیں صرف کھانا کپڑا اور مکان دارالصناعت دے گا۔ کورس ختم کرنے کے بعد پانچ سال ان کو مفت کام دارالصناعت کی اسکیم کے ماتحت کرنا ہوگا۔ خلاف ورزی معاہدہ پر دو سو پچاس روپیہ ہرجانہ لڑکے کے سرپرست یا والد کو دینا ہوگا۔ معاہدہ اسٹامپ پر لکھنا ہوگا اور درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت لیجائیگی۔ جو دیکھ لیں گے کہ خلاف ورزی پر ہرجانہ کی رقم ادا کرنے کے لئے جائیداد ہے کہ نہیں جو معاہدہ میں مکفول ہوگی۔ بہت جلد درخواستیں ناظم تجارت تحریک جدید کے دفتر میں آنی چاہئیں۔ ناظم تجارت تحریک جدید قادیان

امریکن آئی لوشن آپ اپنے اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے طیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان۔ شفا میڈیکو متصل پوسٹ آفس و احمدیہ چوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۵ جولائی۔ فرانس کا ایک آٹھ ہزار ٹن کا جہاز تیرہ صد فرانسیسی افسروں اور جہازیوں کو لے کر فرانسیسی گورنمنٹ کے حکم سے مارسیلز جا رہا تھا۔ کہ ایک جرمن تارپیڈو بوٹ نے اسے غرق کر دیا۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اس خبر کی صحت کو تسلیم کر لیا ہے۔ برطانوی جہاز نے پہونچ کر ایک ہزار جانیں بچالیں۔ مگر اندیشہ ہے کہ باقی ضائع ہو چکی ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی دارالعوام میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہوائی حملوں میں مجروح ہونے والے شہریوں کو معاوضہ دیا جائے گا۔ لیکن یہ صرف ساحلی علاقوں کے لئے ہے۔ نیز کہا گیا۔ کہ جن لوگوں کو خاص فوجی عدالت سے سزائے موت دی جائے۔ وہ جوڈیشل عدالت میں اس فیصلہ کی اپیل کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ اٹلی کے اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ فلسطین کو اطالوی سلطنت میں شامل کرنا اٹلی کے مقاصدِ جنگ میں داخل ہے۔ اطالوی حکومت پوپ پر زور دے رہی ہے۔ کہ وہ عیسائیوں کے لئے مقدس سرزمین کا مطالبہ پیش کر دے۔ ایک اخبار نے تو فلسطین کے آئندہ نظم ونسق کا ڈھانچہ بھی پیش کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ آج دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ کہ میں ہندوستان کے متعلق کوئی خاص بیان دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ہندوستان کی حالت ایسی نازک نہیں۔ جیسی شاید بعض ممبر خیال کرتے ہیں۔

انقرہ ۲۵ جولائی۔ آج ترکی اور جرمنی کے مابین ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس کے مطابق دونوں ملکوں میں دو کروڑ ترکی پونڈ کی مالیت کے سامان کا تبادلہ ہوگا۔

وشی ۲۵ جولائی۔ پیٹان گورنمنٹ کے مقرر کردہ کمیشن نے فرانس کی شکست کے اسباب کی تحقیقات کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس نے اس کے متعلق جنرل گیملن کی رپورٹ حکومت کو بھیج دی ہے جس پر حکومت نے اس سے دریافت کیا ہے۔ کہ کیوں نہ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ ایک درجن اور افسروں سے بھی جواب طلبی کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ وزیر خزانہ نے انگلستان کے بنکوں کو حکم دیا ہے کہ ریاست ہائے بالٹک کی حکومتوں کی ہدایت پر سونے یا چاندی کی مزید ادائیگی بند کر دیں۔

ٹوکیو ۲۵ جولائی۔ ہندوستان میں جاپان کی ساختہ سٹراشیا ر کی درآمد پر پابندیاں عاید ہیں۔ چیمبر آف کامرس نے جاپان گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ ان کو دور کرانے کی کوشش کرے۔

میلبورن ۲۵ جولائی۔ آسٹریلین گورنمنٹ نے برطانی حکومت سے سفارش کی ہے۔ کہ آسٹریلیا کے آئین میں ایسی تبدیلی کی جا رہی ہے۔ کہ جس سے نئے انتخابات ملتوی کئے جاسکیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ برطانیہ اور سپین میں ایک سمجھوتہ ہوا ہے۔ جس کے رو سے سپین مراکو کا خام لوہا برطانیہ کو مہیا کرے گا۔ یہ لوہا برطانیہ کے جہاز خود لے جایا کریں گے۔

رنگون ۲۵ جولائی چینی گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آغاز جنگ سے ۳۰ جون ۱۹۴۰ء تک جاپان کے ۸۴۸ ہوائی جہاز گرائے جاچکے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی جرمنی میں ہنگری کے جو مزدور کام کرتے ہیں دونوں ملکوں میں ایک سمجھوتہ کے مطابق ان کے لئے ہنگری سے خوراک پہنچائی جائے گی۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ حکومت ہند نے چند پرائیویٹ کارخانہ داروں کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں ہوائی جہاز بنا سکتے ہیں۔ بہت جلد یہ کام شروع ہو جائیگا۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ برٹش ریڈ کراس سوسائٹی نے مارشل گوئرنگ کی دو کتابیں جن پر اس نے خود نیلی پنسل سے نشان کر رکھے تھے ۲½ سو پونڈ میں خریدی ہیں نشان ان حصوں پر ہیں۔ جن میں روس کے خلاف پروپیگنڈا ہے۔

پشاور ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اضلاع کی سرحدات پر قبائلی لشکروں کی نقل وحرکت پھر شروع ہو گئی ہے۔ سرکاری فوج بھی نگرانی کر رہی ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ برطانیہ کے ہوائی جہازوں کی تیاری کے وزیر نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت تک امریکہ سے ہوائی جہازوں کے ۱۲۰۰۵ انجن خرید کئے گئے ہیں۔ اب برطانیہ میں گذشتہ سال کی نسبت دوگنا ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ امریکہ کے وزیر خزانہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ اب امریکہ برطانیہ کے موجودہ آرڈروں کے علاوہ ماہوار تین ہزار ہوائی جہاز ہر ماہ سپلائی کیا کرے گا۔

پیرس میں رہنے والے یہودیوں کو گرفتار کر کے نکال دیا گیا ہے۔ اور ان کی جائیدادوں اور مکانوں پر نازیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

رنگون ۲۵ جولائی۔ چین کے جنرل چیانگ کائی شیک نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ بحرالکاہل ملک ساری دنیا میں امن وامان کے قیام کے لئے امریکہ کا چین سے تعاون کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور امریکہ کے لئے یہ بہت عمدہ موقعہ ہے کہ چین کی امداد کرے۔

حیفہ ۲۵ جولائی آج پھر اطالوی جہازوں نے شہر پر بم باری کی۔ ۴۶ شہری ہلاک اور ۸۴ زخمی ہوگئے۔

لکھنؤ ۲۶ جولائی۔ ہردوار میونسپلٹی کو انتظام کی خرابی کی وجہ سے تین سال کے لئے توڑ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

حیدرآباد ۲۶ جولائی۔ پہلی ہندو کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے کہا۔ کہ اپنی رعایا کے بہت سے مطالبات کو منظور کر لینا اس ریاست کے فرمانروا کا قابل تعریف فعل ہے۔ اور اس لئے ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ آئندہ بھی انہیں جو شکایت ہو۔ اسے پرامن طریق سے اپنے حکمران کے پیش کریں۔

شملہ ۲۶ جولائی۔ سنٹرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مسٹر ڈیش مکھ ایک بل پیش کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ضرورت کے موقعہ پر ہندو شادی شدہ عورتوں کو علیحدہ رہنے اور گذارہ ملنے کا انتظام ہو سکے۔

۱۹۳۹ء کے بنگال کے ساہوکارہ ایکٹ میں ترمیم کے بل کو حضور وائسرائے نے منظور کر لیا ہے۔

حضور وائسرائے آج بھوپال سے مدراس جاتے ہوئے ناگپور میں ایک گھنٹہ ٹھہرے۔

رنگون ۲۶ جولائی۔ برما کی حکومت غور کر رہی ہے۔ کہ یورپین برطانوی رعایا کے آدمیوں کے لئے فوجی خدمت لازمی کر دی جائے۔

کلکتہ ۲۶ جولائی۔ وار سپلائی کے ڈائرکٹر جنرل نے انڈین چیمبر آف کامرس کے ممبروں سے ملاقات کی۔ اور کہا کہ جنگ کی وجہ سے ہندوستان میں کئی نئی صنعتوں کی ترقی کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ کامرس ممبر نے وعدہ کیا ہے۔ اب جو صنعتیں جاری کی جائیں گی۔ امن کے زمانہ میں بھی انکو محفوظ رکھنے کا انتظام کیا جائیگا۔

بخارسٹ ۲۶ جولائی۔ رومانوی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ۳۰ فرانسیسی ملک سے نکال دیئے گئے ہیں۔ تیل کے کارخانوں کے نو فرانسیسی مینجر اور انجینئر گرفتار کر لئے گئے ہیں

لنڈن ۲۶ جولائی کل اور آج تک جن جرمن ہوائی جہازوں نے رودبار میں جہازوں پر حملے کئے۔ ان میں سے چوبیس نیچے گرا لئے گئے۔ یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ ہوائی جہازوں کی اس قدر تعداد گرائی گئی کل کی لڑائی میں برطانیہ کے بھی پانچ ہوائی جہاز کام آئے۔

سویڈن کا ایک جہازی ایک جرمن بندرگاہ سے واپس آیا ہے۔ جس نے بتایا کہ انگریزی ہوائی جہاز جرمنی میں سخت تباہی مچا رہے ہیں۔ ایک ہوائی جہاز بنانے کا کارخانہ بالکل تباہ کر دیا ہے۔ وہ سویڈن کے سمندر میں ایسی سرنگیں پھینک دیتے ہیں کہ جن کو ہٹائے بغیر جرمن جہاز اس سمندر میں داخل نہیں ہو سکتے۔

قاہرہ ۲۶ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لیبیا میں انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر حملے کئے۔ ہوائی اڈہ میں اٹلی کے پچاس ہوائی جہاز کھڑے تھے۔ جن پر بم پھینکے گئے۔ اور ان کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔ سات ہوائی جہاز مقابلہ پر آئے۔ جن میں سے پانچ سمندر میں گرا دیئے گئے۔ تمام انگریزی جہاز سلامت واپس آ گئے۔ مساوا میں اطالوی سامان کے ایک گودام پر بھی حملہ کیا گیا اور اسے کافی نقصان پہنچایا گیا سیکا میں ایک سمندری اڈے پر بمباری کی گئی جنوبی افریقہ کے انگریزی ہوائی جہازوں نے مویالے کے علاقہ پر پرواز کی اور بہت سی کام کی باتوں کا پتہ لگایا۔

کلکتہ ۲۶ جولائی بنگال اسمبلی کا موسم برسات کا اجلاس آج شروع ہو گیا۔ ایک ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ کہ حکومت ہند کو چاہیئے کہ بنگالیوں کو بھی فوج میں بھرتی کرے۔ صدر اسمبلی نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو چاہیئے۔ کہ جنگ کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں۔

شملہ ۲۶ جولائی ہندوستان میں سول ہوابازوں کی ٹریننگ کا انتظام کرنے کے لئے حکومت ہند ہوائی جہازوں کے ۳۲ انجن خرید رہی ہے۔

الور اور جے پور کی دو پلٹنوں کو بھی اب برطانوی ہند میں ٹریننگ دی جائے گی۔

جو ہندوستانی فوجیں ملایا میں ہیں۔ ان کی سرگرمیوں کی ایک فلم تیار کی گئی ہے۔ جو عنقریب ہندوستان میں دکھائی جائے گی۔ اور ہندوستانی دیکھ سکیں گے۔ کہ ہندوستانی فوجی وہاں کیا کرتے ہیں۔

پونا ۲۶ جولائی آج بھی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس جاری رہا۔ مولانا آزاد نے پریس کے نمائندوں سے کہا۔ کہ کانگرس نے پہلے کبھی یہ اعلان نہیں کیا تھا۔ کہ بیرونی حملوں کے مقابلہ میں بھی وہ اہنسا کی پالیسی پر قائم رہے گی۔ پہلے یہ سوال کبھی پیدا ہی نہ ہوا تھا۔ اس کے سوا باقی سب معاملات میں کانگرس کی پالیسی یہی ہے۔

برلن ۲۶ جولائی جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جنگ کے بعد برٹنی کا صوبہ فرانس سے علیحدہ کر کے وہاں قومی حکومت قائم کر دی جائیگی برٹنی ایک ساحلی صوبہ ہے۔ جسکے ایک طرف بحیرہ اوقیانوس اور دوسری طرف انگلستان کا سمندر ہے۔ رودبار کے برطانوی جزائر جن پر ان دنوں جرمنی کا قبضہ ہے۔ اس سے تیس میل کے فاصلہ پر ہیں یہ لوگ مذہب کے سخت پابند اور بڑے اچھے ملاح ہوتے ہیں۔

تمام ہندوستان میں سب سے سستا تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے

بعہد خلافت ثانیہ دارالامان قادیان سے سب سے سستا ہفتہ وار اخبار جو ہر مہینے میں چار بار عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر شائع ہوتا ہے۔ وہ تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام احباب کو بالفاظ ذیل مخاطب فرما کر تحریک کی ہے۔ کہ (۱) "فاروق نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے (۲) فاروق میں میرا خطبہ جمعہ بھی شائع ہوتا ہے۔ جس کا پڑھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے"۔ (۳) "فاروق میں مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں بھی چھپتی ہیں جو بہت دلچسپ اور مفید اور اعلیٰ درجہ کی معلومات والی ہوتی ہیں"۔ (۴) "باوجود ان تمام خوبیوں کے اس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آ جانا غنیمت ہے"۔ (۵) "میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دے کر ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں"۔ (۶) "جماعت اس کی خریداری کو بڑھائیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے اور توقع یہ رکھی جائے کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے"۔ (۷) "پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائے گا۔ اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے"۔ (۸) "اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے میرے نزدیک اس کی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے۔ جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا"۔ (۹) "تحریک جدید کے کارکن اس اخبار کی خریداری کے لئے جماعتوں میں کوشش کریں"۔ (۱۰) "میں اور بھی تحریک کرتا رہوں گا"۔ (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ) ان ارشادات اور ایسی زبردست تحریک کو سنکر ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار فاروق کا خریدار بنکر اپنے پیارے امام کی تحریک کو موثر بنائے اور ثواب عظیم حاصل کرے۔

الداعی الی الخیر خادم سلسلہ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عرس خواجہ صاحب بمقام اجمیر ۱۹۴۰ء

عرس خواجہ صاحب بمقام اجمیر کے سلسلہ میں نارتھ ویسٹرن نیز بی۔ بی۔ اور سی۔ آئی ریلوے پر تیسرے درجہ کے رعایتی واپسی ٹکٹ بشرح ½ 1 کرایہ یکم اگست ۱۹۴۰ء سے ۱۱ اگست ۱۹۴۰ء تک مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے اجمیر تک اور واپسی بواسطہ دہلی جاری کئے جائیں گے۔ واپسی سفر ۲۰ اگست ۱۹۴۰ء کو بارہ بجے شب تک پورا ہو جانا چاہیئے۔

پشاور چھاؤنی۔ پشاور شہر۔ نوشہرہ۔ مردان۔ حویلیاں۔ کوہاٹ چھاؤنی۔ کیمبل پور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر شہر۔ لدھیانہ۔ ملتان شہر۔ ملتان چھاؤنی۔ بہاولپور۔ سہارنپور۔ مظفر نگر۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ ٹاؤن۔

اگر واپسی ٹکٹ استعمال نہ کئے جائیں۔ تو کرایہ واپس نہیں کیا جائے گا۔ مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

چیف کمرشل منیجر۔ لاہور

دنیا کی تمام ایجاد کردہ کریموں کی سرتاج

ملکہ (کریم)

کارخانہ ملکہ کریم کو میٹھے باداموں کے تازہ روغن۔ ملائی اور کستوری کے بڑے اجزا کے مرکبات سے سائنس کے اصولوں کے مطابق تیار کرتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ چہرہ کے مسامات میں فوراً جذب ہو کر قدرتی رنگت میں کمی نہیں آنے دیتی اور اکثر جلدی امراض میں اس کا نمایاں اثر معلوم ہوتا ہے۔ قیمت فی شیشی دس آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دواخانہ احمدیہ یونانی فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

تبلیغ کا اچھا طریقہ

بچے جس طرح کہانی شوق سے سنتے ہیں اسیطرح سمجھدار آدمی مذہبی کتب میں افسانے کی حکمت کے ماتحت ہیں قرآن شریف بھی احسن القصص ہی جو لوگ احمدی لٹریچر سے جان چراتے ہوں انکو کتاب خاتم النبیین دلچسپ افسانہ سمجھکر دیجئے ختم کرنے کے بعد ہی اسکو ہاتھ سے رکھیں گے صفحات سات سو غیر احمدی ہیں احمدیت کا انکشاف کر دیگی قیمت دو روپیہ منیجر بک سنٹر عابد منزل بلیماران دہلی سے منگائیے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام ... چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah